تمام مسلمانوں کو اس کیس سے دلچسپی ہوئی وہ عدالت کی تفصیلات کو جاننا چاہتے تھے بجائے اس کے کہ مقدمہ سول عدالت میں آتا فوجی عدالت میں چلا گیا۔ جبکہ اس سے قبل قائد ملت لیاقت علی خان شہید کی شہادت اور غالباً پشاور میں صدر ایوب خان پر قاتلانہ حملہ جیسے اہم کیس بھی سول عدالت میں پیش ہوئے۔ اس سے عوام کے شکوک بڑھتے گئے کہ شاید یہ اقدام دینی وملی جذبات پر مبنی ہے پھر اخبارات میں یہ بھی آیا کہ چونکہ زیر بحث مسائل کا تعلق اہم قومی مفاد سے ہے۔ اس لئے کارروائی خفیہ رکھی جا رہی ہے۔ اس سے شبہات کو اور بھی جلا ملی۔ مگر پھر بھی ملک کے موجودہ حالات اور بحران ختم کرنے کے لئے صدر صاحب کی مخلصانہ مساعی نے قوم کو اس معاملہ میں ضبط اور بردباری قائم رکھنے پر مجبور کیا ورنہ انگریز کے دور میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ملزم اگر سراسر خطا کار بھی ہوتا مگر دینی وملی حمیت اور اسلامی جذبۂ قربانی سے مجبور ہو کر پوری مسلم قوم اس کے دفاع میں کھڑی ہو جاتی مگر اس معاملہ میں قوم اپنے خیر خواہ اور مخلص ارباب اقتدار پر اعتماد کرتے ہوئے خاموش تماشائی بنی رہی نہ تو کسی نے ملزم کے خاندان سے ہمدردی ظاہر کی نہ ان کے دفاع میں اپنی خدمات پیش کیں۔ اور غالباً ان کے وکیل تک کو بھی کسی دینی ادارہ اور علمی حلقوں نے اپنی خدمات کی پیشکش نہیں کی۔

اسے بعض لوگ ہماری حمیت ملی اور جذبات ناموس ختم نبوت کے سرد ہونے کی دلیل سمجھتے ہیں۔ مگر ہم اسے ایک ایسے منظم اور باوقار قوم کے حسن ظن اور اعتماد پر بھی حمل کر سکتے ہیں۔ جو آخر وقت تک اپنے حکمرانوں پر بھروسہ کرتی ہے۔ اور اسے بجا طور پر یہ امید بھی ہے کہ سواد اعظم کے محبوب معتقدات اور نظریات کی پوری رعایت رکھی جائے گی

مقدمہ فوجی عدالت میں ہے اور ہمارے دلوں میں اپنی عدالتوں کا پورا پورا احترام ہے۔ قوم کی نگاہیں عدالت کی تفصیلات پر لگی ہوئی ہیں۔ اگر مسئلہ کا تعلق ملزم اور مدعی کے کسی ذاتی اور نجی معاملہ سے ہے۔ (جبکہ بظاہر ایسا معلوم نہیں ہوتا۔ ورنہ نہ تو معاملہ فوجی عدالت میں جاتا نہ کارروائی خفیہ رکھی جاتی) تو یہ فریقین تک محدود رہے گا لیکن اگر تعلق دین کے اساسی اعتقادات اور بنیادی اصولوں سے ہے۔ تو ہم چاہیں یا نہ چاہیں، محمد عربی صلی اللہ علیہ کے وہ تمام جان نثار نام لیوا جن کے تذبذب بقول صدر پاکستان عشق نبوی سے سرشار ہیں اس معاملہ میں دلچسپی لیں گے۔

مگر کوئی حتمی رائے تفصیلات سامنے آنے پر قائم کی جا سکے گی۔ آج کی فرصت میں ہم بہت افسوس کے ساتھ حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں جو ایک افواہ اور پھر افواہوں سے بڑھ کر خطوط اور تحریرات کے ذریعہ گردش کر رہی ہے اور صدر محترم سے بذاتہ اسی معاملہ کی حقیقت سے